سوال

(143) غیر اللہ سے استغاثہ کرنے والے کے پیچھے نماز اور دوستی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ایسے لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔ جو غیر اللہ سے استغاثہ کرتے ہیں۔ تو کیا اس کے لئے ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟ کیا ان سے قطع تعلق کرنا واجب ہے۔؟ کیا ان کا شرک غلیظ ہے؟ کیا ان سے دوستی حقیقی کافروں سے دوستی کی طرح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کمیٹی نے اس سوال کا حسب ذیل جواب دیا:

جن لوگوں کے درمیان آپ رہ رہے ہو۔ اگر ان کا حال اسی طرح ہے۔ جس طرح آپ نے بیان کیا ہے۔ کہ وہ غیر اللہ سے استغاثہ کرتے ہیں۔ اور وہ مردوں غائب لوگو درختوں پتھر یا ستاروں وغیرہ سے مدد مانگتے ہیں تو یہ لوگ شرک اکبر کے مرتکب مشرک ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جس طرح کفار سے دوستی جائز نہیں ان سے بھی جائز نہیں۔ ان کے پیچھے نماز بھی جائز نہیں۔ ان میں رہنا سہنا اور اقامت اختیار کرنا بھی جائز نہیں سوائے اس شخص کے جو دلیل کے ساتھ انہیں حق کی طرف دعوت دے اور اُمید رکھے کے یہ لوگ اس کی دعوت کو قبول کر لیں گے۔ اور اس کے ہاتھوں ان کے حالات کی دینی اعتبار سے اصلاح ہو جائے گی۔ اگر ایسی صورت حال نہ ہو تو پھر ان کو چھوڑ کر ایسے لوگوں میں جا شامل ہونا واجب ہے جن کے ہاتھ یہ اسلام کے اصول وفروع کے مطابق عمل کر سکیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کا احیاء کر سکے اور اگر ایسے لوگ بھی میسر نہ ہوں۔ تو پھر تمام فرقوں کو چھوڑ دے خواہ اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے جیسا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

کان الناس یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر، وکنت أسألہ عن الشر، مخافة أن یدرکنی، فقلت: یا رسول اللہ، إنا کنا فی جاہلیة وشر، فجاءنا اللہ بہذا الخیر، فہل بعد ہذا الخیر من شر؟ قال: (نعم). قلت: وہل بعد ذلک الشر من خیر؟ قال: (نعم، وفیہ دخن). قلت: وما دخنہ؟ قال: (قوم یہدون بغیر ہدیی، تعرف منہم وتنکر). قلت: فہل بعد ذلک الخیر من شر؟ قال: (نعم، دعاة علی أبواب جہنم، من أجابہم إلیہا قذفوہ فیہا). قلت: یا رسول اللہ صفہم لنا، قال: (ہم من جلدتنا، ویتکلمون بألسنتنا). قلت: فما تأمرنی إن أدرکنی ذلک؟ قال: (تلزم جماعة المسلمین وإمامہم). قلت: فإن لم یکن لہم جماعة ولا إمام؟ قال: (فاعتزل تلک الفرق کلہا، ولو أن تعضَّ بأصل شجرة، حتی یدرکک الموت وأنت علی ذلک).

(صحیح بخاری۔ کتاب الفتن۔ حدیث: 7084)

کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی شر نہ پیدا ہو جائے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ ہو گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا کیا اس شر کے بعد پھر خیر کا زمانہ آئے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں لیکن اس خیر میں کمزوری ہو گی۔ میں نے پوچھا کہ کمزوری کیا ہو گی؟

فرمایا کہ کچھ لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے خلاف چلیں گے ' ان کی بعض باتیں اچھی ہوں گی لیکن بعض میں تم برائی دیکھو گے ۔ میں نے پوچھا کیا پھر دور خیر کے بعد دور شر آئے گا؟ فرمایا کہ ہاں جہنم کی طرف سے بلانے والے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے ' جو ان کی بات مان لے گا وہ اس میں انہیں جھٹک دیں گے ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ان کی کچھ صفت بیان کیجئے ۔ فرمایا کہ وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری ہی زبان عربی بولیں گے ۔ میں نے پوچھا پھر اگر میں نے وہ زمانہ پایا تو آپ مجھے ان کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا ۔ میں نے کہا کہ اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہو؟ فرمایا کہ پھر ان تمام لوگوں سے الگ ہو کر خواہ تمہیں جنگل میں جا کر درختوں کی جڑیں چبانی پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہاری موت آ جائے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38